اتوار 21 مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 111 اتوار- 21 ذوالحجہ 1415ھ- 21 ہجرت 1374ہش- 21 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ ایک موت ہے

توبہ کے معنے یہ نہیں کہ انسان زبان سے توبہ توبہ کہہ لیوے بلکہ ایک شخص تائب اس وقت کہا جاسکتا ہے کہ گذشتہ حالت پر سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ پھر یہ کام نہ کرے گا اور اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے اور جن شہوات عادات وغیرہ کا وہ عادی ہوتا ہے ان کو چھوڑتا ہے اور تمام یار' دوست گلی کوچے اسے ترک کرنے پڑتے ہیں کہ جن کا عاصی کی حالت میں اس سے تعلق تھا۔ گویا توبہ ایک موت ہے وہ جو اپنے اوپر وارد کرتا ہے۔ جب ایسی حالت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے لئے بدیوں کا چھوڑنا برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بداخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بناوے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔ یہ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے انسان کے دل پر ایک نور نازل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۲)

اگر اتفاق مٹ جائے تو رعب جاتا رہتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اس دنیا میں قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزائیں معین ہوتی ہیں، لیکن قانون (احکام دینیہ) کی نہیں۔ اگر کوئی قانون (دینیہ) کے کسی جرم کا ارتکاب کرے گا۔ تو مثلاً اس کی اولاد مر جائے گی یا جائیداد ضائع ہو جائے گی۔ یا کوئی اور ذلت اسے پہنچ جائے گی۔ یا اس کے دل کا امن جاتا رہے گا۔ اسی قسم کی بہت سی سزائیں ہیں جو قانون (دینیہ) کے خلاف کرنے والوں کو ملتی ہیں۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی سزا نہیں ضرور ملے گی۔ مگر یہ نہیں ہو گا کہ ان کے لئے کوئی خاص سزا اسی طرح معین ہو جس طرح قوانین نیچر کے خلاف کرنے والوں کے لئے سزائیں مقرر ہیں۔ مثلاً یہ نہیں ہو گا کہ کوئی شخص آگ میں ہاتھ ڈالے تو اس کی ماں مر جائے۔ بلکہ آگ میں ہاتھ ڈالنے والے کا لازماً ہاتھ ہی جلے گا۔ کیونکہ ایسا کرنے والے کے لئے قانون قدرت نے یہی سزا مقرر کی ہے۔ پھر (احکام دینیہ) کے قانون کے ماتحت جو سزائیں ہوتی ہیں وہ کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اور ہر درجہ کی سزا الگ ہوتی ہے۔ ایک بخیل کی سزا اس کا بچہ مرنا نہیں۔ کیونکہ اس کو اولاد کی محبت ہی نہیں۔ اس کا تو اگر مال ضائع ہو تب اس کو دکھ ہو گا۔ اس لئے اس کے لئے سزا مال کا ضائع ہونا ہے۔ کیونکہ قانون (دینیہ) میں سزا کی غرض اس شخص کو دکھ پہنچانا ہوتا ہے۔ مگر قانون نیچر کے ماتحت دکھ پہنچانا غرض نہیں ہوتا بلکہ ایک نتیجہ نکالنا مد نظر ہوتا ہے۔ خواہ اس میں اس کو تکلیف ہو یا نہ ہو۔ اگر ایک ایسا (صاحب ایمان) جو مال کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ بلکہ خواہش رکھتا ہے کہ میرے ہاں اولاد ہو۔ جو دین کی خدمت کرے۔ تو قانون (دینیہ) کے ماتحت اس کو مال دینا اور اولاد سے محروم رکھنا درست نہ ہو گا۔ بلکہ اس کو اولاد ہی دی جائے گی۔ کیونکہ اس کو خوش کرنا مد نظر ہو گا، لیکن قانون قدرت میں ایسا نہیں ہو گا۔ اس میں کسی فعل کا جو نتیجہ مقرر ہو گا۔ وہی نکلے گا۔

تو اتفاق قوانین قدرت میں سے ہے۔ کیونکہ اگر اتفاق مٹ جائے تو رعب جاتا رہتا ہے۔ حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ عزت برباد ہو جاتی ہے۔ پھر جب اس کے ساتھ (احکام دینیہ) کا تعلق بھی ہو گا۔ تو اس کے مٹنے سے نتائج اور بھی خطرناک نکلیں گے۔

پس اتفاق و اتحاد کے اثرات ظاہر ہیں اور تمام دنیا ان کو جانتی ہے، لیکن پھر بھی بہت لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ چنانچہ دنیا میں ایسی قومیں کثرت سے ہیں جن میں اتفاق نہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس قانون کی ضرورت کو مانتے تو ہیں مگر شخصی فوائد جب درمیان آ جاتے ہیں تو اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

(از خطبہ ۲۲- مارچ ۱۹۱۸ء)

ولادت

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اطلاع لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عزیزم مکرم مسرور احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب ڈرگ کالونی کراچی کو ۷- دسمبر ۱۹۹۴ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام "توصیف" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی کا پڑپوتا اور مکرم سعید احمد خان صاحب جنہوں نے جون ۱۹۷۴ء میں گوجرانوالہ میں راہ حق میں جان قربان کی تھی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک خادم دین اور صاحب عمر کرے

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینجر ماہنامہ انصار اللہ اطلاع دیتے ہیں۔

محترمہ امتہ اللہ الرفیق ایاز صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز (وفات یافتہ) آف سنگاپور، بقضاء الٰہی مورخہ ۹۵-۵-۱۴ کو جرمنی میں وفات پاگئیں آپ موصیہ تھیں آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۹۵-۵-۱۸ کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم ملک منیر احمد صاحب (کارکن شعبہ آڈٹ تحریک جدید) اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ ۱۵- مئی ۱۹۹۵ء کو بعد از فجر اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی عمر ۴۳ سال تھی۔ موصوف کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب (وفات یافتہ) محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ ۹۵-۵-۷ بقضاء الٰہی وفات پاگئیں ان کی عمر قریباً ۵۵ سال تھی۔ اگلے روز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ مکرم اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے قبر پر دعا کرائی۔ موصوفہ محلہ کی سیکرٹری خدمت خلق تھی اور مکرم ناصر احمد صاحب (کارکن الفضل) کی خالہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

21- ہجرت ۱۳۷۴ ہش　　21 - مئی ۱۹۹۵ء

خدا تعالیٰ کے احکام

یہ اور بات ہے کہ انسان کو اس بات کا علم نہ ہو کہ یہ خدا کا حکم ہے یا نہیں یا وہ خدا کا حکم ہے یا نہیں۔ لیکن اگر اسے اس بات کا علم ہے تو یقیناً اس کا فرض ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالے۔ خدا کے احکام کا علم کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا کے وجود پر ایمان لائے اور اس پر بھی کہ اس نے ہماری بہبود کے لئے اپنے انبیاء کے ذریعے ہمیں بتایا ہے کہ ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ اور جو کچھ اس طرح بتایا گیا ہے وہ اس کے احکام ہیں۔ اس بات کا تو امکان ہے کہ ان احکام میں سے کسی پر عمل در آمد نہ کرنے سے انسان کو بظاہر کوئی نقصان نہ ہو لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کے وجود میں ایمان رکھتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ خدا نے یہ حکم دیا ہے تو اس کی خلاف ورزی پر اور کوئی سزا ہو یا نہ اتنا تو ضرور ہو گا کہ خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑی سزا کیا ہو سکتی ہے۔ پس ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم اس بات پر نظر رکھیں کہ کس کس بات کو ہم خدا تعالیٰ کا حکم مانتے ہیں اور پھر کس طرح اس بات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے فرماتے ہیں:-

"دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی ان کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے۔ لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دوسری عمل داری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے۔ اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً اگر انگریزی عمل داری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے احکام و ہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ زمین و آسمان جو نظر آتا ہے۔ یہ تو اسی کا ہے اور کوئی اور زمین و آسمان کسی اور کا کہیں نہیں ہے جہاں تم کو پناہ مل جاوے۔"

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ بات واضح فرما دی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑ کر اور ان کی خلاف ورزی کر کے انسان یقیناً پکڑا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے بعض اوقات وہ سزا نظر تو نہیں آتی لیکن اگر انسان سوچے تو کیا اسے اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی کہ جس ہستی کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے وہ اس سے ناراض ہو جائے گی۔ اور اس کی ناراضگی سے بڑھ کر اور کون سی سزا ہو سکتی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کو جانیں اور پہچانیں اور ان پر پوری طرح عمل در آمد کریں۔ کسی طرح بھی خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑیں بھی نہیں اور اس کی خلاف ورزی بھی نہ کریں۔ اگرچہ بظاہر ہمیں یہی نظر آتا ہو کہ اس خلاف ورزی سے ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ لیکن جو کچھ بظاہر نظر آتا ہے وہی کچھ تو نہیں ہوتا۔ اس کا ایک باطن بھی ہوتا ہے اور باطن یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کسی سے خوش ہے یا اس سے ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ توفیق دے کہ ہم اس کی ناراضگی سے بچیں اور اس کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے اس کی خوشی کا باعث بنیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

موسم گرما کی شدت سے بہت بے حال تھے
چند بوندیں پڑ گئیں چلنے لگی ٹھنڈی ہوا
پھر چمک اٹھے گا سورج تیز تر ہوگی تپش
چند لمحے ہی سہی دل کو سکوں تو مل گیا

ابوالاقبال

○

خامشی جب بولنے پر آگئی　　ظلم کی ہر داستاں دہرا گئی
تھا تو استبداد پر مبنی نظام　　مرے سر سے دار بھی شرما گئی
گو بہت مضبوط تھے وہ تاج و تخت　　ایک دل کی آگ ان کو کھا گئی
ہو گیا پندار ان کا چُور چُور　　اور خودی پر بیخودی سی چھا گئی
دولتِ کشکول دیتے تھے مجھے　　خود انہیں کے گھر یہ دولت آگئی
مانگتے پھرتے ہیں اب رحم و کرم　　جانے کیا شے ان کو کیا سمجھا گئی
تھی طبیعت ان کی شائد شب پرست　　جو طلوعِ مہر سے مرجھا گئی
بال و پر تو حوصلہ دیتے رہے　　تیز آندھی اپنے آڑے آگئی
چلتے چلتے کٹ ہی جاتا ہے سفر　　سنگ میلوں سے بشاشت آگئی
ہو گئی بیکار میری جستجو　　مجھ کو لیکن میری منزل پا گئی
گو لہو کا رنگ پھیکا پڑ گیا　　انگلیوں سے اس کی خوشبو آگئی
سایۂ دیوار میں کیا بیٹھئے　　دھوپ تو کمروں کو بھی گرما گئی
ہر کوئی کیسے بنا ہے دیدہ ور　　کیا ہوا ہر آنکھ کیوں پتھرا گئی
آدمیت کُش تھے ان کے قول و فعل　　زندگی ہر بات کو جھٹلا گئی

تھم گیا ہے زور موجوں کا نسیم
پھر مری کشتی کہیں ٹکرا گئی

نسیم سیفی

اعلان داخلہ

○ I.B.A اور ANZ Grindlays بینک کے تعاون سے (بینکنگ) M.B.A میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ جس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت بی اے / بی ایس سی / بی کام / بی ای ہو ناضروری ہے۔

داخلہ فارمز ANZ Grindlay بینک کی لاہور۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ پشاور کوئٹہ برانچز سے مل سکتے ہیں اور کراچی میں یہ فارمز I.B.A سٹی کیمپس سے مل سکتے ہیں۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۰۔ جون ۱۹۹۵ء مقرر ہے۔

(مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "DAWN" مورخہ ۹۵-۵-۱۸ ملاحظہ فرمائیں)

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ البشیر صاحبہ وصیت نمبر ۱۲۶۶۲ زوجہ مکرم حکیم خان محمد صاحب نے ۱۹۴۹ء میں کروڑ پکا ڈاک خانہ خاص ضلع ملتان سے وصیت کرائی تھی۔ اس کے بعد ۱۹۷۹ء میں موصیہ نے دفتر سے رابطہ کیا۔ لیکن اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

موصیان کرام

○ رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ایسے موصیان جن کے ایڈریس تبدیل ہوئے ہیں

○ ایسی جائیداد جس کا حصہ جائیداد اکمل ادا کر دیا گیا ہو اور اس جائیداد سے آپ کو آمد ہو رہی ہو تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

خوش بختی کی علامت کے طور پر مجھے اپنی زندگی میں جن عظیم ترین شخصیتوں سے متعارف ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ہے ان میں سے ایک حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔

میں نے چوہدری صاحب موصوف کو پہلی مرتبہ ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر دیکھا اس وقت میری عمر آٹھ سال کے لگ بھگ ہوگی ان کی اس وقت کی شکل و صورت اب بھی میرے ذہن میں محفوظ ہے ان کی من موہنی شخصیت میں بلا کی جاذبیت تھی میرا خیال ہے کہ چوہدری صاحب کو پہلی مرتبہ مجھ سے جان پہچان اس وقت ہوئی جب والد محترم نے ۱۹۴۰ء میں میرے مستقبل کے بارے میں بذریعہ خط ان سے مشورہ طلب کیا ان کا جواب آیا کہ میں عزیز کے لئے دعا کروں گا اور ساتھ ہی خط میں تین نصیحتیں بھی فرمائیں پہلی نصیحت یہ تھی کہ مجھے اپنی صحت کا بہت خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ترقیات کا سارا دارومدار صحت پر ہوتا ہے اور دوسری نصیحت حصول تعلیم سے متعلق تھی اور وہ یہ کہ کلاس میں اگلے روز جو لیکچر دیئے جانے متوقع ہوں۔ ان سے کماحقہ مستفیض ہونے کے لئے ایک دن پہلے ہی اپنے طور پر ان کے بارہ میں تیاری کر لینی چاہئے اور یہ کہ جو کچھ دن بھر میں پڑھایا گیا اسے اسی روز دہرا لینا چاہئے تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے ذہن میں محفوظ ہو جائے تیسری نصیحت یہ فرمائی کہ مجھے اپنے ذہن میں وسعت پیدا کرنی چاہئے جب بھی کسی تعلیمی سفر پر جانا ہو یا سیرو تفریح کے لئے سفر کا موقع پیدا ہو تو ذہنی وسعت کے تعلق میں پیش آمدہ سفر سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے کیونکہ مختلف مقامات کے سفر انسان کی دلچسپیوں کے دائرہ میں وسعت پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

ذاتی طور پر میرا پہلا رابطہ ان سے اس وقت ہوا جب اکتوبر ۱۹۴۶ء میں میں نے کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان کا سفر اختیار کیا ہمارا جہاز جس کا نام پی اینڈ او فرینکونیا (P and O Franconia) تھا پول میں لنگر انداز ہوا وقت صبح کا تھا سردی شدید اور کہر ہر طرف چھائی ہوئی تھی ایسے وقت میں چوہدری صاحب اپنے بھتیجے سے ملنے کے لئے وہاں آئے ہوئے تھے جو فرینکونیا جہاز میں میرا ہم سفر تھا اس زمانہ میں چوہدری صاحب ہندوستان کی وفاقی عدالت کے جج تھے جب ہم جہاز سے اترے تو میرے بھاری بکس جس میں میں نے ریاضیات کی کتب بھر رکھی تھی کسٹم والوں کے شیڈ میں پڑے ہوئے تھے جنگ کے بعد کے حالات کی وجہ سے وہاں قلی ناپید تھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ بکس لو ایک طرف سے تم پکڑو اور دوسری طرف سے میں پکڑتا ہوں ہم مل کر اس کو ٹرین تک لے چلتے ہیں جو مسافروں کی منتظر ہے۔ ایک ناچیز طالب علم کے لئے یہ ایک بڑا حیران کن استقبال تھا کیونکہ اسے اس سے قبل اتنی عظیم شخصیت کی طرف سے اپنے مرتبہ و مقام سے اس درجہ بے نیازی کے مظاہرے کا پہلے کبھی تجربہ نہ ہوا تھا۔

ہم نے لندن تک اکٹھے سفر کیا سفر کے دوران وہ مجھے بتلاتے رہے کہ انگلستان کے دیہی علاقہ میں کیا کیا حسن پنہاں ہے وہ برطانیہ کے دیہی علاقوں کے قدرتی مناظر کے بے حد دلدادہ تھے موسم بہت سرد تھا انہوں نے یہ دیکھا کہ سردی کے زیر اثر مجھ پر کسی قدر کپکپاہٹ طاری ہے اپنا ایک گرم کوٹ جو بہت دبیز اور موٹا تھا مجھے عنایت کیا اور یہ کوٹ چالیس سال تک زیر استعمال رہنے کے باوجود آج بھی گھر کے اندر قابل استعمال حالت میں موجود ہے۔

میری دوسری ملاقات ان سے ۱۹۵۱ء میں ہوئی جب وہ پاکستان کے وزیر خارجہ تھے اور پرنسٹن انسٹی ٹیوٹ میں جو اعلیٰ تعلیم کی ایک درسگاہ تھی تشریف لائے تھے میں اس وقت اس ادارے کا فیلو تھا میں نے ان کی صحبت میں دو دن گزارے وہ اس وقت اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے مجھے اس وقت ان کی معیت میں مشرقی ساحل پر بعض تاریخی مقامات دیکھنے کا بھی شرف حاصل ہوا اقوام متحدہ کے فورم میں فلسطین کے عربوں 'لیبیا' مراکش اور کشمیر کی حمایت میں ان کے جو زبردست معرکے انتہائی بلند پایہ حریفوں سے ہو رہے تھے ان کے پیش نظر میرے ذہن میں جو غالب تصور ان کے بارے میں اس وقت ابھرا وہ یہ تھا کہ وہ ایسے شخص نہیں جو ہنسی خوشی زک پہنچانے کا کوئی موقع حریفوں کے ہاتھ میں آنے دیں۔

ان کی شخصیت کو اچھی طرح سمجھنے کا مجھے اس وقت موقع ملا جب ۱۹۷۳ء میں وہ بین الاقوامی عدالت کے صدر کی حیثیت سے ریٹائر ہو کر بیت الفضل لندن کے احاطہ میں رہائش پذیر ہوئے میری رہائش بھی قریب ہی کیمپسن روڈ پر تھی انہوں نے ازراہ نوازش میری یہ پیشکش منظور کر لی تھی کہ جب میں لندن میں ہوں تو اتوار کے دن وہ ناشتہ میرے ساتھ کیا کریں ناشتہ کی یہ دعوت بس ناشتہ کی حد تک محدود تھی کیونکہ وہ دن بھر کلام الٰہی احادیث نبوی اور دیگر گراں مایہ دینی کتب کے انگریزی تراجم میں مصروف رہتے تھے ان کے روزمرہ کے کام کا آغاز بڑی باقاعدگی سے نو بجے صبح ہو جاتا تھا اتوار کو بھی وہ کام کرتے تھے اور ان کے کام میں کوئی مداخلت ممکن نہ تھی۔

ناشتہ پر ہونے والی یہ ملاقاتیں بڑی یادگار نوعیت کی تھیں ان مواقع پر کبھی کبھی ان کی زندگی کے بعض واقعات کا تذکرہ چھڑ جاتا تھا جن کو انہوں نے اپنی کتب میں اور ان میں سے بالخصوص اپنی آخری تصنیف سرونٹ آف گاڈ میں بڑی خوبصورتی اور خوش اسلوبی سے قلمبند کیا ہے لیکن اس کتاب میں وہ تفاصیل موجود نہیں جو ان مواقع پر بیان کرتے تھے مثال کے طور پر کتاب مذکورہ کے صفحات ۱۷ تا ۲۹ میں وہ مسٹر چرچل کے ساتھ اپنی معرکہ آرائی کی کہانی بیان کرتے ہیں لیکن کہانی کے ابتدائی حصوں کا انہوں نے ذکر نہیں جبکہ انڈین پارٹی کے سردار بوٹا سنگھ نے عجب ترنگ میں آکر مسٹر چرچل پر جرح کی اور اس کے نتیجہ میں تفنن طبع کا مواد فراہم ہوا اس کی طرف بھی انہوں نے کوئی اشارہ نہیں کیا ان کی طرز نگارش میں جو عجیب حالت پائی جاتی ہے اس کو واضح کرنے کے لئے میں اس جگہ بطور مثال ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جو ان کی کتاب میں مذکور ہے وہ لکھتے ہیں۔

"جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے پبلک اجلاس ۱۹۳۳ء کے موسم بہار میں شروع ہوئے اس کمیٹی کے سامنے مختلف نوعیت کے بہت سے گواہ پیش ہوئے جن میں ہندوستانی اور انگریز سب ہی شامل تھے اور وہ مختلف نقطہ ہائے نظر اور مفادات کی نمائندگی کرتے تھے کمیٹی نے ان کے بیانات سنے اور ان پر جرح کی اس کمیٹی کی کارروائیوں میں شمولیت ایک نہایت ہی معلومات افزاء تجربہ ثابت ہوئی کمیٹی کے سامنے جو گواہ پیش ہوئے ان میں سب سے زیادہ ممیز اور ممتاز مسٹر (بعد ازاں سر) ونسٹن چرچل تھے۔ ان پر جرح کا سلسلہ چار روز تک جاری رہا۔ قرطاس ابیض میں جو تجاویز پیش کی گئیں تھیں۔ وہ ان کے سخت مخالف تھے اور مکمل طور پر ان کو رد کرنے کے حق میں تھے ان کے نزدیک یہ تجاویز برطانیہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے پہلوتہی اور غداری کے مترادف تھیں اس سلسلہ میں سوالات کی بوچھاڑ ان پر کی گئی اس کے نتیجہ میں وہ اپنے موقف سے ایک انچ بھی ادھر سے ادھر نہ ہوئے اس کارروائی کے دوران کبھی ان کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک پیدا ہوتی اور کبھی چہرے پر مسکراہٹ کھیلتی کبھی وہ اپنے سگار کو اپنے خاص انداز سے جنبش دیتے ہرچند کہ انداز تخاطب ایسا تھا کہ لفظ لفظ سے تہذیب و شرافت ٹپکے پڑتی تھی لیکن کیا مجال جو اپنے موقف سے بال برابر بھی ادھر ادھر ہوں سوالات کرنے والے اپنے مطلب کی کوئی بات ان کے منہ سے نہ کہلوا سکے تمام جرح کرنے والوں کے بالمقابل وہ اپنے نقطہ نظر پر مضبوطی سے جمے رہے۔

پورا ایک دن یہ ڈرامہ دیکھنے کے بعد پنجاب مسلم لیگ کے مندوب نے محسوس کیا کہ مسٹر چرچل جیسے زبردست مدمقابل پر جرح کرنے کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا دوسرے دن صبح کے وقت سیکرٹری آف اسٹیٹ نے میٹنگ شروع ہونے سے قبل برسبیل تذکرہ اس مندوب (یعنی چوہدری ظفر اللہ خان) سے پوچھا کیا آپ کا ارادہ ہے کہ مسٹر چرچل سے کچھ سوالات کریں؟ اس نے جواباً کہا کہ نہیں جناب میرا خیال ہے کہ ایسا کرنا سعی لاحاصل کے مترادف ہوگا مندوب نے سوچا کہ مسٹر چرچل ایوان کے سب سے زیادہ ہوشیار مقرر و مناظر ہیں ان کی سابقہ تقریروں کے حوالہ سے جن میں انہوں نے ہندوستان کو ڈومینین سٹیٹس (نو آبادیاتی درجہ) دیئے جانے پر حمایت کی ہے ان پر گرفت کرنے کی کوشش بے فائدہ ہوگی کیا آج دیکھا نہیں کہ وہ کس طرح ایسے سوالوں سے دامن بچا کر نکل جاتے ہیں ٹھیک ہے وہ ڈومینین سٹیٹس کے حامی ہیں لیکن ڈومینین درجہ الگ چیز ہے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ہونا اور اختیارات کو عملی جامہ پہنانے کا اہل قرار پانا بالکل الگ بات ہے ہندوستان کو نو آبادی درجہ (سٹیٹس) تو پہلے ہی حاصل ہے پیرس کی امن کانفرنس میں اس نے وفد بھیجا معاہدہ ورسائی پر اس کے دستخط ثبت ہیں لیگ آف نیشنز کا وہ بھی رکن ہے یہ تو ہوا سٹیٹس لیکن ان کے نزدیک ہندوستان ابھی اس قابل نہیں کہ نو آبادیاتی حیثیت سے ذمہ داریاں سنبھال کر انہیں ادا کر سکیں ان کا خیال ہے کہ ہندوستان ہنوز اسی حال میں ہے جس حال میں وہ اس وقت تھا جب وہ مسٹر چرچل سوبالٹرن سیکنڈ لیفٹیننٹ کے طور پر بنگلور میں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

مسلم لیگی مندوب نے اس صورت حال پر غور کیا (اس کی جرح کرنے کی) کی باری کمیٹی کا شام کا اجلاس ختم ہونے سے ایک گھنٹہ قبل آئی جرح کرتے ہوئے اس کا انداز مودبانہ تھا لہجہ بھی تعظیم و تکریم کا آئینہ دار تھا اور یوں ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معذرت خواہانہ لہجہ میں بات کر رہا ہے مسٹر چرچل بڑے محتاط تھے کبھی کبھی بادل ناخواستہ ایک آدھ رعایت دینے پر آمادہ نظر آتے لیکن اس کے ساتھ اگر مگر اور بشرطیکہ کی حد بندیاں لگا کر بچاؤ کی صورت حال پیدا کر لیتے جب مسٹر چرچل نے دیکھا کہ انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ کسی طرح اپنے موقف سے ہٹ جائیں تو وہ سوالات کا براہ راست جواب دینے سے گریز کرنے لگے اس کے نتیجہ میں سوال کو دوبارہ زیادہ محتاط انداز میں پیش کرنے کی ضرورت پیدا ہو جاتی ایک مرتبہ جب ان پر ایک سوال کیا گیا تو وہ اس سے بچنے کے لئے طرح دے کر ایک نئی سمت میں نکل گئے اور جب سوال کو گھما پھرا کر زیادہ محتاط الفاظ میں دہرایا گیا تو انہوں پھر طرح دی اور بڑی ہوشیاری سے دوسری طرف نکل گئے اس پر سوال کرنے والے کے انداز میں پہلے سے زیادہ نرمی اور خوش خلقی پیدا ہوگئی بلکہ وہ عاجزانہ رنگ اختیار کر گئی اس نے مسٹر چرچل سے کہا میں معافی کا خواستگار ہوں مجھے ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکل درپیش ہے انگریزی میری مادری زبان نہیں ہے میں اپنے مافی الضمیر کو واضح کرنے میں دو مرتبہ ناکام رہا ہوں کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں ایک اور کوشش کر دیکھوں فراخدلانہ جواب ملا ضرور ضرور تیسری مرتبہ سوال ایسے الفاظ میں کیا گیا کہ بچ نکلنا محال تھا اس کے بعد سوال کرنے والا اور گواہ دونوں زیادہ محتاط ہو گئے اتنے میں کمیٹی کا وقت ختم ہو گیا اور اجلاس برخاست ہوا۔ اگلے دن صبح پھر سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا جب سوال کنندہ نے ممتاز گواہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی جرح ختم کی تو اس گواہ نے کہا "مائی لارڈ چیئرمین" مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ مسٹر ظفر اللہ خان کے بارے میں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہیں انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے کبھی کوئی دقت پیش آئی ہو۔

جب چوتھے روز کے اختتام پر مسٹر چرچل پر جرح پایہ تکمیل کو پہنچی تو کمیٹی نے جس رنگ میں تالیاں بجائیں وہ نعرہ تحسین کا رنگ رکھتی تھی مسٹر چرچل اپنی جگہ سے اٹھے اور مسلم سوال کنندہ کے پاس آئے اور اس کو ہاتھ پکڑ کر جھنجھوڑا اور ایک خاص انداز سے غراتے ہوئے کہا تم نے کمیٹی کے سامنے مجھے دو گھنٹے بڑی مشکل میں ڈالے رکھا سوال کنندہ نے ان کے غرانے کو بنظر استحسان اس طرح قبول کیا کہ گویا اسے اعزاز کے رنگ میں شاباش کا سزاوار گردانا جا رہا ہے اس نے اسے دوستی کی علامت سمجھا بعد ازاں وہ واقعی دوستی کی علامت ثابت ہوئی۔

کمیٹی کے آئندہ اجلاسوں میں جب بھی عظیم المرتبت وزیر اعظم سے ملاقات ہوتی تو وہ ہر بار اپنے خطوط یا تقریروں پر مشتمل ایک عدد جلد عنایت کرتے ان کتابوں پر جو الفاظ وہ اپنے قلم سے رقم کرتے ان کا سلسلہ کچھ اس طرح شروع ہوا۔ "برائے ظفر اللہ خان منجانب ڈبلیو ایس چرچل" پھر اس ترقی پذیر انداز میں تبدیلی آئی اور لکھا جانے لگا "ظفر اللہ کے نام منجانب ڈبلیو ایس چرچل" "ظفر اللہ کے لئے اس کے دوست ڈبلیو ایس چرچل کی طرف سے" منجملہ بہت سی خوبیوں کے اس عظیم المرتبت وزیر اعظم کی ذات فراخ دلی کے وصف سے بہمہ وجوہ مزین تھی۔

سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ چوہدری صاحب کا حافظہ کسی بھی غلطی سے یکسر مبرا تھا جو واقعات پچاس ساٹھ سال قبل ان کے ساتھ گزرے ہوئے تھے ان کے بارے میں نہ صرف اشخاص اور افراد کے ناموں کی حد تک بلکہ تاریخ اور دن اور وقت سے متعلق بھی ان کی یادداشت بالکل درست تھی مجھے یہ یاد کر کے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ وہ کس طرح لیبیا' مراکش' تیونس اور الجیریا کی آزادی کے حصول کے سلسلہ میں اقوام متحدہ میں بڑی طاقتوں سے اپنی جھڑپوں کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ (یہ تفصیلات ان کی کتاب سرونٹ آف گاڈ کے صفحات ۱۷۹ تا ۱۸۲ پر درج ہے) اسی طرح جب وہ شاہ فیصل کے ذاتی مہمان کی حیثیت سے (-) مکہ مکرمہ گئے تو اس واقعہ کی دلوں کو گرما دینے والی تفصیل ہماری درخواست پر کئی مرتبہ انہوں نے بیان کی ان کی اپنی زندگی کے ان واقعات کو دہرانے میں جو چیز نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی تھی وہ ہے ان کی روحانی عظمت (-) اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی مشیت پر کامل بھروسہ اور توکل اسی طرح سے فارسی اشعار بالخصوص مولانا رومی کے صوفیانہ کلام سے جو دیوان شمس تبریز کی شکل میں موجود ہے ان کے دلی لگاؤں کا اظہار ہوتا تھا وہ اس دیوان کے بہت سے اشعار بغیر کسی دقت کے زبانی سنا سکتے تھے۔

ایک مرتبہ ان کی کمر میں درد کی شکایت ہو گئی وہ وانڈز ورتھ کے ہسپتال میں صاحب فراش ہونے پر مجبور ہو گئے میں ان سے ملنے کے لئے ہسپتال گیا اور اپنے ساتھ امام ترمذی کی لکھی ہوئی کتاب شمائل ترمذی لے گیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ زندگی' خدوخال' لباس' روزانہ کی مصروفیات اور حضورؐ کی عائلی اور پبلک زندگی کے حالات درج ہیں۔ میں نے ان سے کہا اگر اللہ کو منظور ہوا تو میں کسی وقت اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں نے وہ کتاب ان کے پاس چھوڑ دی اور ٹرسٹے چلا گیا۔

قریباً دو ماہ گزرنے کے بعد واپس انگلستان آیا اور چوہدری صاحب سے ملنے کے لئے ان کی رہائش گاہ پر گیا تو انہوں نے شمائل ترمذی کے انگریزی ترجمہ کی ایک مطبوعہ جلد مجھے پیش کی۔ یہ ترجمہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں مکمل ہو کر طبع بھی ہو گیا اور ازراہ نوازش اس کا انتساب میرے نام کے ساتھ کیا گیا جس تیز رفتاری سے چوہدری صاحب نے یہ کام سرانجام دیا اس پر مجھے بڑی حیرت ہوئی میں نے غایت درجہ نرمی سے کسی قدر احتجاج کے لہجہ میں کہا کہ میں خود اس کتاب کا ترجمہ کرنا چاہتا تھا تاکہ یہ سعادت میری مغفرت کا موجب بن سکے اس پر انہوں نے کہا کہ شاید مستقبل قریب میں تمہیں اس کام کے لئے وقت نہ ملتا اس لئے میں نے خیال کیا کہ جب تک میں ہسپتال میں رہنے پر مجبور ہوں میرے وقت کا بہترین مصرف یہی ہو سکتا ہے کہ میں اس کتاب کا ترجمہ کر ڈالوں۔

مجھے آخری بار ان کا ہمسفر ہونے کا موقع اس وقت ملا جب انہیں صدر مملکت مراکش کی اکیڈمی کے افتتاح کے اجلاس میں شرکت کے لئے اکیڈمی کے مستقل سیکرٹری ڈاکٹر احمد تابی بن ہمانے مدعو کیا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چوہدری صاحب دعوت طعام کے موقع پر شاہ حسن کے پہلو میں ان کے ساتھ بیٹھے تھے اور اس کے بعد ایک اور تقریب میں میں نے دیکھا کہ شاہ موصوف بذات خود چوہدری صاحب کی طرف ایسے انداز میں ذاتی توجہ دے رہے تھے کہ کسی اور کی طرف میں نے اس انداز سے شاہ موصوف کو متوجہ ہوتے نہیں دیکھا یہ نظارہ سیاست دانوں' فوجی جرنیلوں طلباء اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران دیکھنے میں آیا جو ان کا نام سن کر اور ان کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے کھنچے چلے آتے تھے۔

میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ چوہدری صاحب حاجت مندوں کے لئے بہت فراخ دل تھے بلکہ ان کی فراخ دلی قابل اعتراض حد تک پہنچی ہوئی تھی شاید لوگوں کو اس بات کا پوری طرح علم نہ ہو۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے زندگی بھر کا اندوختہ رفاہی کاموں کے لئے وقف کر دیا تھا اور اس کا بڑا حصہ بیت الفضل لندن کے امام اور دیگر رہائشی فلیٹس کی از نو تعمیر اور محمود ہال کی تعمیر پر خرچ کیا گیا بقیہ حصہ سے جو پانچ لاکھ ڈالر کے قریب تھا انہوں نے ایک رفاہی فاؤنڈیشن قائم کی جو ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ کے نام سے موسوم ہے اس ادارے سے ضرورت مندوں کو امداد ملتی ہے اور تعلیمی اغراض کے لئے روپیہ صرف ہوتا ہے۔

ایک اتوار کو جب انہوں نے ناشتہ کی دعوت قبول فرماتے ہوئے ہمیں میزبانی کا شرف بخشا میرے بھائی نے ان سے شکوہ کیا کہ وہ اپنی ذاتی ضروریات کو عمومی طور پر نظرانداز کر رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ہدایت دے دی ہے کہ میری سالانہ پنشن جو قریباً بتیس ہزار ڈالر ہوتی ہے اس فاؤنڈیشن کے اکاؤنٹ میں براہ راست جمع کرا دی جائے جو میں نے قائم کی ہے اس پنشن کا کوئی حصہ میں اپنے پاس نہیں رکھتا۔ البتہ میں نے ٹرسٹ سے یہ معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ مجھے ذاتی اخراجات کے لئے سات پونڈ ہفتہ وار ادا کرے گا نیز سال میں ایک بار جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے پاکستان جانے کا اکانومی کلاس کا کرایہ بھی دے گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اللہ کی عنایت سے میں ایک اچھا ایڈووکیٹ ہوں لیکن ایک مقدمہ میں ہمیشہ ہار جاتا ہوں اور یہ مقدمہ وہ ہوتا ہے جس میں میں اپنی ذات کے لئے خود اپنی وکالت کی کوشش کرتا ہوں۔

ان کے دل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت کا اتنا شاندار جذبہ موجزن تھا اور وہ اس کے ناموس کے لئے اس قدر غیرت رکھتے تھے کہ کوئی شخص ان کی محفل میں اسی جذبہ سے سرشار ہوئے بغیر نہیں اٹھ سکتا تھا یہ بات سب جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سال کلام الٰہی اور احادیث کی بیس جلدوں اور بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے تراجم میں صرف کر دیئے اور اس طرح یکہ و تنہا انگریزی زبان میں (دینی) علوم کی ایک لائبریری تیار کر ڈالی یہ سب جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اس لئے ممکن ہوا کہ درجہ بدرجہ ماہ و سال گزرنے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کا شعور محض ایمانی کیفیت کی بجائے ایک تجرباتی حقیقت کے طور پختہ سے پختہ تر ہوتا چلا گیا۔

انہیں اپنی والدہ سے جو مدت ہوئی فوت ہو چکی تھی جس قدر محبت تھی اس کا اور جو سبق انہوں نے اپنی والدہ سے سیکھے ان کا وہ ہمارے سامنے اکثر تذکرہ کیا کرتے تھے وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲۹۷ پر اپنی والدہ کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ

"جس آدمی کو ہم پسند کرتے ہیں اس سے مہربانی کرنا کوئی نیکی نہیں نیکی یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے مہربانی کا سلوک کریں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔"

اسی طرح فرمایا کرتی تھیں

"دوستی وہ ہے جو ہمیشہ قائم رہے وقتی دوستی دوستی نہیں ہوتی۔"

وہ خود اکثر یہ بات کہا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کو ذہن میں لاؤ جس میں فرمایا

اگر تم میری نعمتوں کو نفع بخش کاموں میں صرف کرو گے تو میں انہیں یقیناً کئی گنا بڑھاؤں گا لیکن اگر تم ان کا غلط استعمال کرو گے یا ان سے لاپرواہی برتو گے تو میری سزا بھی یقیناً بڑی سخت ہے۔ میرے پاس اس نوٹ کو ختم کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں کہ میں ان کی کتاب سرونٹ آف گاڈ کے آخری حصہ کا ایک اقتباس پیش کروں جو وہ اپنے متعلق کہتے ہیں:

"خادم عوام (پبلک سرونٹ) ہونے کی حیثیت سے اس کی کاروباری مصروفیات کا خاتمہ اس وقت ہوا جب بین الاقوامی عدالت میں اس کی دوسری میعاد اختتام کو پہنچی اس نے بار ایٹ لاء ۲۱ سال کی عمر میں کیا۔ پھر ایک وکیل کی حیثیت سے ۲۱ سال کام کیا ہندوستان اور پاکستان میں ۱۴ سال انتظامی عہدوں پر فائز رہا قومی اور بین الاقوامی عدالتوں میں ۲۱ سال جج کے فرائض ادا کئے اور تین سال سفارتی کام بھی کیا۔ اس کو بہت سے اعزازات ملے لیکن وہ اعزاز جو اسے اب حاصل ہوا ہے وہ سب سے زیادہ قابل اکرام ہے وہ اس کے لئے سب سے زیادہ اطمینان کا موجب بھی' وہ اب صرف خدا کا خادم ہے اور اس عزت کے لئے سب تعریف خدا تعالیٰ کو ہی سزاوار ہے اس کی ایک ہی تمنا ہے اور ایک ہی خواہش ہے اور وہ یہ کہ اس کا مہربان آقا اس سے راضی ہو جائے اور اس وقت تک کہ وہ اسے اپنی نوازش اور مہربانی سے اس دنیائے دوں میں رکھنا پسند کرے اور اسے ایسے مواقع فراہم کرتا رہے جن کے ذریعہ سے ان کو اور اس کی مخلوق کی خدمت بجا لانے کی توفیق ملے اور اسے وہ صلاحیت اور قوت عطا کرے جس سے وہ خدمت اس رنگ میں ادا ہو جو اس کی جناب میں قبول کئے جانے کے لائق ہو۔ اس کے پاس تو اپنی کوئی ایسی چیز نہیں جو اس (خدا) کی خدمت میں لگائی جا سکے۔

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ حامد علی صاحب

آپ نے اور آپ کے موضع کے شہاب الدین صاحب نے پہلے روز بیعت کرلی تھی اور تیسرے شخص آپ کے چچا باغ علی صاحب تھے جنہوں نے ۴۔اگست ۱۸۸۹ء میں بیعت کی تھی۔ ضلع میں تیسرے شخص نے ۱۴جون ۱۸۸۹ء میں بیعت کی تھی۔ حافظ صاحب کی بیعت نویں نمبر پر یوں مرقوم ہے۔

"حافظ حامد علی ولد فتح محمد (وطن) تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور (پیشہ وغیرہ) کاشت قادیان ضلع گورداسپور"

حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔ اس لئے ایک دن میں بیس پچیس کے قریب بیعت ہوتے تھے۔

آپ کے فرائض اور آپ کی اصلاح

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جیسوں) کی صحبت اکسیر کا حکم رکھتی ہے اندر ہی اندر پاس رہنے والوں کے اخلاق و حالات میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ اور ان کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ حضرت امام جماعت الاول نے دریافت کرنے پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت کا ایک یہ فائدہ بتایا کہ ہر تدبیر کے باوجود ایک گناہ سے نجات نہ ہوتی تھی۔ لیکن حضرت کی خدمت میں آکر خود بخود دور ہو گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ ان لوگوں کی خدا نما مجلس اور ان کے خدا نما وجود کو دیکھ کر انسان کی بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیوں اور کمزوریوں کی اصلاح خود بخود ہوتی جاتی ہے۔ حافظ صاحب بے شک ایک جوہر قابل تھے۔ مگر ان کے مزاج میں تیزی تھی۔ اور انہیں غصہ جلد آجاتا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کا کمال دیکھو کہ ایک تیز مزاج اور غصہ ور آدمی کے ساتھ سالہا سال ایک عزیز دوست کی طرح بسر کرتے رہے۔ آخر کار حامد علی جیسے تیز مزاج پر اپنے حلم اور انکساری کا پرتو ڈال دیا۔ اور اس ان گھڑے پتھر کو تراش کر ایک قیمتی انسان بنا دیا۔ ان کے مزاج کی تلخی اور تیزی انکساری، خدمت گزاری اور کم گوئی سے بدل گئی۔

آپ کے فرائض ان ایام میں ہمہ گیر تھے۔ لنگر خانہ کے مہتمم وہ تھے۔ اور تمام ضروری اشیاء کی خرید کا کام ان کے سپرد تھا۔ ڈاک کا لانا اور لے جانا یہ بھی ان کے ہی ہاتھ میں تھا۔ غرض وہ ہر قسم کے ضروری امور سرانجام دیتے تھے۔ اور پھر فرصت کے وقت حضرت صاحب کی خدمت کرتے اور چاپی کرتے اور مہندی بھی وہی لگاتے۔ اور بے تکلف باتیں کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ گویا آقا اور خادم بالکل فارغ ہیں۔ اس قسم کے فرائض میں آپ سے بعض اوقات نہایت افسوسناک غلطیاں بھی ہو جاتی تھیں مگر وہ پیکر رحمت و شفقت کبھی گرفت نہ فرماتا۔ اور یہی وہ عملی قوت تھی جس نے آپ کی تیز مزاجی کو نرمی سے بدل دیا تھا۔

حافظ صاحب جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مہربانیوں اور شفقتوں کا ذکر کرتے تو چشم پر آب ہو جاتے۔ ایک قسم کی بے قراری تمام بدن پر مستولی ہو جاتی فرماتے میں نے تو کبھی ایسا انسان دیکھا ہی نہیں بلکہ زندگی بھر حضرت کے بعد کوئی انسان اخلاق کی اس شان کا نظر نہیں آتا تھا مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت صاحب نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا۔ بلکہ میں بڑا ہی ست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا۔ بایں ہمہ سفر میں ہمیشہ مجھے ساتھ رکھتے۔

ایک دفعہ حافظ صاحب کو کچھ لفافے اور کارڈ حضرت صاحب نے ڈاک خانہ میں ڈالنے کو دیئے۔ جن میں سے بعض رجسٹری کرانے تھے۔ آپ کا حافظہ کچھ ایسا ہی تھا اور علاوہ بریں کاموں کی کثرت۔ وہ کسی اور کام میں مصروف ہو گئے۔ اور خطوط سپرد ڈاک کرنا بھول گئے۔ رفتہ رفتہ وہ کارڈ اور لفافے بھی کہیں گر گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب جو ابھی بچے تھے کچھ کارڈ لفافے لے کر دوڑتے ہوئے آئے کہ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ حضرت صاحب نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جن میں سے بعض رجسٹری ہونے تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ حضرت صاحب نے حافظ صاحب کو بلوا کر اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا کہا کہ حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے فکر سے کام کیا کرو۔

غرض حافظ صاحب حضرت صاحب کی صحبت میں رہ کر خود اکسیر بن گئے۔ جو کام ان کے سپرد تھے۔ انہوں نے اس میں بہت سی خوبیاں اور کمالات پیدا کر دیئے۔ مثلاً اکرام ضیف، ہمدردی و مواسات، دیانت و امانت، ہوشیاری و بیداری، مستقل مزاجی، خاکساری و انکساری وغیرہ۔

آپ ایسے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں آئے کہ اس وقت حضرت صاحب کا نہ کوئی دعویٰ تھا نہ لوگوں کا رجوع تھا۔ تنہائی اور خلوت میسر تھی۔ گھنٹوں حضرت صاحب کی خلوت میں حاضر ہو کر فیض حاصل کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔"

(ماخوذ از... احمد)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

یاد رفتگان — فہیم احمد خادم مربی سلسلہ

عبدالوحید انیس

عبدالوحید انیس مربی سلسلہ اب دنیا میں نہیں ہے۔ دل بے اختیار اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ ۲۶ سالہ اس نوجوان مربی سلسلہ کا اس دار فانی سے کوچ ایک حادثہ جانکاہ ہے۔ جن ہاتھوں نے خود اسے مٹی تلے دفن کیا وہ بھی اس تلخ حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ

ہمارا دوست ہم سے جدا ہو چکا ہے

عبدالوحید انیس کا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے تھا۔ آپ مکرم عبدالحمید صاحب کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ اڑھائی سال کی عمر میں اپنے ماموں مبارک احمد قمر صاحب (مربی سلسلہ غانا' لائیبیریا) کے زیر سایہ رہا۔ یہاں چار سال رہنے کے باعث مربی بننے کا شوق پیدا ہوا۔۔ میٹرک اچھے نمبروں میں پاس کیا ۱۹۸۲ء میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا۔۔ ۱۹۸۹ء کو 'شاہد' کی ڈگری لے کر میدان عمل میں قدم رکھا۔ نومبر ۱۹۹۱ء کو عزیزہ مہوش بنت محمد اسماعیل صاحب ساکن بھون ضلع چکوال سے شادی ہوئی۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ایک خطرناک بیماری میں خدا کے حضور حاضر ہو گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عبدالوحید انیس صاحب جب جامعہ کی کلاس میں داخل ہوا تو قدرے سنجیدہ دکھائی دیا لیکن جلد ہی ساری کلاس کے لئے جان محفل بن گیا۔ شگفتہ مزاجی اس کی رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی۔ مزاح کا دلدادہ تھا۔ اس کے ہوتے ہوئے محفل کو بوریت کا احساس نہ ہوتا۔۔ وہ محفل زعفران کی صورت اختیار کر جاتی۔

پھرتیلے جسم کے ساتھ ہر کھیل میں فٹ ہو جاتا' باڑی ہو' دوڑ ہو یا کوئی اور کھیل ہو ہر جگہ اپنا مقام بنا لیتا۔ فٹ بال اور میرو ڈبہ اس کے پسندیدہ کھیل تھے۔ شکار کا شوقین تھا۔ سائیکل ریس میں بھی امتیازی پوزیشنز لیا کرتا۔

خودداری کی صفت سے متصف تھا۔ اس کے گھر کے معاشی حالات قدرے کمزور تھے۔ گھر میں سب سے بڑا ہونے کے ناطے گھریلو فکر بھی دامنگیر رہتا مگر ہر قسم کی تنگی کے باوجود نہایت خودداری سے رہا۔ نہ کسی سے کچھ طلب کیا۔ نہ کسی کو اپنے حالات سے باخبر ہونے دیا اس کے قریبی دوستوں کو بھی ایک لمبے عرصہ کے بعد ہی گھریلو حالات کا علم ہو سکا۔

گو وہ درمیانہ درجہ کا طالب علم رہا مگر ذہین بہت تھا۔ کسی بھی بات کو تیزی سے اخذ کر لیتا۔ تھوڑی محنت کے باوجود اچھے نمبروں میں جامعہ کی کلاسز پاس کرتا رہا کسی بھی سال فیل نہ ہوا اور 'شاہد' کی ڈگری حاصل کی۔

ہر کسی کے ساتھ خوش اخلاقی سے ملتا۔ نہایت ملنسار تھا۔ سبھی اس کو اپنا قریبی دوست سمجھتے۔ وہ بھی دوستوں کے دکھ درد اور خوشی میں شریک ہوتا۔ بڑا زندہ دل اور حوصلہ مند تھا ہر دم ہشاش بشاش رہتا۔ آخری اور طویل صبر آزما بیماری میں بھی مسکراتا رہا۔ آخری وقت تک اسے اپنے ٹھیک ہونے کا اعتماد تھا اس کا اور اس کے والد صاحب کا امسال کے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ویزا لگ چکا تھا۔ وہ اپنے والد صاحب سے یہی کہتا رہا

ابو آپ ضرور جائیں۔ میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔ میری فکر نہ کریں۔

جہاں تک بیماری کا تعلق ہے اس کا آغاز اپریل ۱۹۹۱ء میں ٹائیفائیڈ کے حملہ سے ہوا جو دو ماہ رہا۔ اس کے علاج کے سلسلہ میں مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بھرپور توجہ فرمائی۔ علاج اور مختلف ٹیسٹوں کے سلسلہ میں لاہور بھجوایا۔ حکمت کے طریقہ علاج کے سلسلہ میں حکیم خورشید صاحب سے رابطہ کیا۔ فیصل آباد کے ماہرین ہومیو سے علاج کروایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو بذریعہ فیکس بیماری کی صورت حال سے مسلسل آگاہ رکھا اور مشورے لیتے رہے۔

حضرت صاحب نے ازراہ شفقت خصوصی توجہ فرمائی۔ نہ صرف مسلسل دعا کرتے رہے بلکہ ساتھ ساتھ حالات اور علامات کے مطابق ہومیو پیتھی کی ادویہ تجویز فرما کر بھجواتے رہے اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔

آخری دنوں میں خاصی نقاہت ہو گئی بار بار خون لگانے سے بازو زخم زخم تھے۔ آخری ۲۴ گھنٹوں میں قدرے اکتاہٹ زیادہ تھی۔ اسے خون لگانے کی کوشش کی جاتی تو وہ ان الفاظ کے ساتھ انکار کر دیتا کہ

"مجھے حضرت صاحب بلا رہے ہیں۔ مجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو"

اس کی آخری گفتگو میں یہ الفاظ بھی شامل تھے پھر وہ اپنے منہ میں موجود زخموں کے باعث مزید کچھ بول نہ سکا اور ۲۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کی رات ۱۱ بجے اپنے مولیٰ کو پیارا ہو گیا۔ ایسے لگا کہ عبدالوحید کا قادیان کے ساتھ ساتھ اگلے جہان کا ویزا بھی لگ چکا تھا۔ اس لئے عین جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز اسے یہ بلاوا آ گیا۔

اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے۔

دین کی عزت کوشش سے نہیں ملتی بلکہ اسی کے لئے ہوتی ہے جو اللہ کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ اور اللہ کے لئے رسوائی قبول کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کابل اور افغانستان کی صورت حال

کابل میں ہر روز ڈیڑھ سے دو سو افراد واپس آ رہے ہیں- یہ لوگ افغانستان کی سرحدوں پر واقع مہاجر کیمپوں سے اور پاکستان میں موجود مہاجر کیمپوں سے واپس آر ہے ہیں- ان کی آمد سے کابل میں قحط کی سی صورت حال پیدا ہو رہی ہے اس کے علاوہ سماجی مسائل بھی سر اٹھا رہے ہیں- واپس آنے والے اپنے گھروں پر کسی اور کو براجمان پاتے ہیں تو ان کو نکال باہر کرتے ہیں- اور گھروں کو خالی کر کے جانے والے اتنے غریب ہوتے ہیں کہ نہ وہ مکان بنا سکتے ہیں اور نہ ہی کرائے پر حاصل کر سکتے ہیں- وہ اپنا سامان اٹھا کر کھلے آسمان تلے آ جاتے ہیں-

افغانستان کے باشندوں کے لئے جنگ کے بعد کے اثرات شاید جنگ سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہیں- جگہ جگہ بم بکھرے پڑے ہیں اور نادان بچے ان سے کھیلتے ہیں تو یا تو وہ اپنی جان گنوا دیتے ہیں اور یا جسم کا کوئی حصہ- جنگ کے بعد کی اس صورت حال سے متاثر ہونے والے یہ لوگ فوجی نہیں بلکہ عام شہری ہیں- گویا کہ جنگ کی تباہ کاریاں اس وقت فوجیوں سے منتقل ہو کر عام آدمی پر آ پڑی ہیں-

افغانستان کے صوبے بدخشاں میں بھی قحط کی سی صورت حال پیدا ہو رہی ہے- وہاں خوراک کی قلت ہے- اور اس کو دور کرنے کا کوئی موثر انتظام موجود نہیں ہے-

افغانستان میں متعدد غیر ملکی ادارے موجود ہیں جو انسانی ہمدردی کی بناء پر افغانوں کی مدد کر رہے ہیں- لیکن ان اداروں کے وسائل بہت کم ہیں اور مسائل بہت زیادہ ہیں-

☆O☆

بیت المقدس کی اراضی پر اسرائیل کا قبضہ

اسرائیل نے بڑی ڈھٹائی سے اعلان کیا ہے کہ وہ مشرقی بیت المقدس میں مزید ۳۰۰ ایکڑ اراضی پر قبضہ کر کے وہاں پر نئی یہودی بستیاں آباد کرے گا- اور اس سلسلے میں کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرے گا- اسرائیل کے وزیر ہاؤسنگ مسٹر بن یامین نے کہا ہے کہ بڑے پیمانے پر اسرائیلی بستیاں بسانے کے منصوبے کے پہلے مرحلے میں ۳۰۰ ایکڑ زمین پر جلد قبضہ کر لیا جائے گا- آئندہ پانچ سال کے دوران بیت المقدس میں تیس ہزار نئے مکانات تقسیم کئے جائیں گے- اور اسی حساب سے زمین ضبط کی جاتی رہے گی-

اردن نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے فلسطینی اراضی ضبط کی تو اس سے ہمارے اسرائیل کے ساتھ تعلقات بگڑ جائیں گے- پی ایل او نے بھی کہا ہے کہ وہ اس معاملے کو سلامتی کونسل میں اٹھائے گا-

یاد رہے کہ فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان جو معاہدہ امن طے پایا تھا اس کے تحت بیت المقدس کے معاملے کو جوں کا توں رکھنا قرار پایا تھا- اور دو سال کے بعد اس پر بات چیت کی جانی تھی اور پھر اس مسئلے کا کوئی حل نکالا جانا تھا- لیکن اسرائیل نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یکطرفہ طور پر بیت المقدس کی حیثیت کو تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے- جس سے اردن اور پی ایل او دونوں کے تعلقات اسرائیل سے متاثر ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے-

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۴۸

I Mrs Emur w/o Olo

پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- (۱) طلائی زیورات ۱۵ گرام مالیتی ۳۳۰٬۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۲۴۰٬۰۰۰ روپے (۳) کل جائیداد مالیتی ۵۷۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ بیس ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs Emur w/o Olo انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Amin s/o Sumintal گواہ شد نمبر۲ Ade Juansyah s/oElim انڈونیشیا-

Big Difference

The worldly treasures are locked at night
You open the doors of Yours
'Tis not so easy to understand
A big difference, of course.
They do not like to lose at all
Whate'er their safes contain
The rich is he who gathers wealth
And then he does retain
But as for You, You like to give
You give the chance at night
They take as much as carry they can
And yet be out of sight
My Lord and God, You let me wake
And get a little from You
I do not want the worldly things
Your love and blessings, I do

بہت بڑا فرق

دنیاوی خزانوں کو رات کے وقت تالے لگا دئے جاتے ہیں
تو اپنے خزانوں کو رات کے وقت کھول دیتا ہے
یہ بات آسانی سے نہیں سمجھی جا سکتی
یہ ایک بہت بڑے فرق والی بات ہے
لوگ نہیں چاہتے کہ اپنے خزانے کو لٹا دیں
جو کچھ ان کے سیف میں پڑا ہوتا ہے
اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں
امیر آدمی وہ ہے جو دولت اکٹھی کرتا ہے
اور پھر وہ اپنے پاس رکھتا ہے
لیکن اے خدا
تو تو دینا چاہتا ہے
تو رات کے وقت موقعہ عطا کرتا ہے
کہ لوگ جتنا چاہیں لے جائیں
اور وہ دیکھے بھی نہ جائیں
یعنی رات کے اندھیرے میں
اے میرے آقا
اور میرے خدا
تو مجھے جاگنے کا موقعہ دے اور یہ موقعہ دے کہ میں بھی تجھ سے کچھ حاصل کر سکوں
مجھے دنیاوی چیزوں کی کچھ ضرورت نہیں ہے
لیکن تیری محبت اور تیری برکات مجھے یقیناً چاہئیں-

آپ کا خط ملا

مکرم محمد احمد حامی صاحب وبیلے انگلینڈ سے لکھتے ہیں-

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب- ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶- اپریل کے شمارہ میں جناب طارق محمود سدھو صاحب نے "ارتقاء اور انسانی نسلیں" کے وسیع مضمون کے ایک پہلو پر حتی الامکان اختصار سے جدید انکشافات کو اپنے چھوٹے سے انشائیے میں سمو دیا ہے- لیکن اس میں ایک جگہ مجھے آپ کا نوٹ "ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے- الفضل"

بہت بے جا بلکہ مغالطہ آمیز محسوس ہوا ہے- یا تو آپ نے مضمون نگار کے بیان کو سمجھا ہی نہیں یا پھر آپ کو "الفضل" یعنی جماعت احمدیہ کے موقف سے تعارف نہیں ہے- آپ کے اس مختصر فقرے سے اسی قسم کا تاثر ملتا ہے جیسے اگر کوئی لکھے کہ "زمین گول ہے- زمین نظام شمسی کا مرکز نہیں- سورج کائنات کا مرکز نہیں- زمین سورج کے گرد گھومتی ہے نہ کہ سورج زمین کے گرد وغیرہ" اور سترھویں صدی کا چرچ اس پر نوٹ دے دے کہ ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے-

بھائی جان- آپ کو ہر بات سے اختلاف کرنے کا پورا حق ہے مگر آپ کو چاہئے تھا کہ نوٹ اس طرح لکھتے "ہم اس بات سے اتفاق نہیں کرتے اور اپنا موقف دلائل کے ساتھ جلد ہی پیش کریں گے-" یا یوں کرتے کہ ایک غیر جانبدار ایڈیٹر کی طرح اشاعت سے پہلے یہ تحریر ایک یا دو اہل علم ریفریوں کو بھجواتے اور ان کی آراء کی روشنی میں مضمون شائع ہی نہ کرتے' یا اس میں مصنف سے ترمیم کرواتے اور اگر مصنف کسی تبدیلی پر رضامند نہ ہوتا تو ریفریوں کے اختلافی نوٹ چھاپ دیتے-

بات تو معمولی ہے- بہت سے قارئین کو آپ کی اس مداخلت کا احساس بھی نہیں ہوا ہو گا مگر اتنے "میٹھے" اخبار کو پڑھنے کے بعد اس ننھی سی بکرچی نے منہ میں تلخی چھوڑ دی ہے-

(برسبیل تذکرہ- اس عاجز نے ۱۹۵۴ء میں

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب عرصہ دراز سے بعارضہ کینسر علیل ہیں۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب سمن آباد لاہور گذشتہ ۶ ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ شکیلہ صاحبہ اہلیہ مرزا مبارک احمد صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد بھٹی صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ امتہ الواسع بنت مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب دار الصدر شمالی ربوہ کا اعلان مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بتاریخ ۳۰۔ اپریل ۱۹۹۵ء بعد عصر بیت الناصر ربوہ میں کیا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت بنائے۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "خدمت خلق"

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی دوم کے مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "خدمت خلق" میں ۷۳ مضامین موصول ہوئے نتائج درج ذیل ہیں۔

اول۔ مکرم محمد افضل فاروق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

دوم۔ مکرم طاہر محمود صاحب بہاول نگر۔

سوم۔ مکرم محمود احمد صاحب ناصر فیصل آباد۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے مجد الدین ٹیکسلا۔ مرزا بابر احمد عطا کراچی۔ طاہر احمد صاحب فضل فیصل آباد۔ مسعود ناصر صاحب لاہور۔ سعادت ظہیر صاحب لاہور۔ خاور بشیر صاحب دار الذکر فیصل آباد۔ محمد جمیل صاحب ٹیکسلا۔

اللہ تعالیٰ سب خدام کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(مہتمم تعلیم)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ حفیظہ عابدہ صاحبہ بابت ترکہ رحمت بی بی صاحبہ)

محترمہ حفیظہ عابدہ صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب ۳۰/۱۷ دار النصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی دادی محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بیوہ احمد دین صاحب (وفات یافتہ) بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۱۸/۶ دار الرحمت برقبہ 5 مرلہ الاٹ شدہ ہے۔ ہم دو بہنیں ہیں۔ لہٰذا یہ پلاٹ ہم دونوں بہنوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ محترمہ حفیظہ عابدہ صاحبہ (پوتی)

۲۔ محترمہ عزیزہ راشدہ صاحبہ (پوتی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کار پرداز

مسل نمبر ۳۰۰۴۹ میں بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ انوار احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چچی P.O کنری ضلع عمر کوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۳۔۹۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی گیارہ تولہ مالیتی چوالیس ہزار روپے (۲) سلائی مشین مالیتی دو ہزار چھ سو روپے (۳) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیراں بیگم زوجہ انور احمد پھیرو چچی P.O کنری ضلع عمر کوٹ سندھ گواہ شد نمبر۱ عبد الاعلیٰ طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۶۰۳ گواہ شد نمبر۲ عبد العزیز وصیت نمبر ۱۸۱۵۸۔

مسل نمبر ۳۰۰۵۰ میں مریم طارق زوجہ طارق محمود مربی سلسلہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شیر ضلع عمر کوٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷۔۲۔۹۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی اٹھارہ ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مریم طارق زوجہ طارق محمود کھوکھر مربی سلسلہ ساکن گوٹھ شیر P.O محمد آباد اسٹیٹ سندھ گواہ شد نمبر۱ عبد الحمید طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۳۸ گواہ شد نمبر۲ طارق محمود کھوکھر مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۷۱۰۵ خاوند موصیہ۔

اخبارات میں سے

اے۔ خالق۔ (کراچی) ڈان کے ۲۸۔ اپریل ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

۱۹۔ اپریل کو ایک نوجوان کو صوبہ سرحد میں شب قدر میں ایک ہجوم نے لنچ (Lynch) کیا جس میں مارنا اور گھسیٹ کر ادھر ادھر لئے پھرنا شامل ہے۔ یہ بات نہایت افسوس ناک ہے کہ (الف) کسی سیاسی لیڈر نے اس گھناؤنے جرم کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا۔ (ب) صوبے کے وزیر اعلیٰ نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ اس سانحے میں ہلاک ہونے والے کی فیملی کے پاس جایا جائے (اظہار افسوس کے لئے)

(ج) ملک کی وزیر اعظم نے اس واقعہ کی تحقیقات کے آرڈرز نہیں دئے۔ بتایئے ہماری شائستگی (Decency) کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے۔ ہماری شرافت کی حسیات کہاں ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

کر سکے۔ اور اس کی رضا حاصل کر سکے اور بنی نوع انسان کی سچی خدمت کر سکے اپنی ذات کے لئے اس کی صرف یہی خواہش ہے کہ وہ اپنے مہربان خالق و مالک کو پالے اور اس کو اپنے رب کریم سے رحم، بخشش اور درگزر کی امید ہے خدا کرے کہ وہ اس کی بے شمار خطاؤں، کوتاہیوں، کمزوریوں، برائیوں گناہوں، نافرمانیوں اور زیادتیوں کو اپنی رحمت کی چادر میں چھپائے رکھے اور دنیا و آخرت کی ذلت سے بچا لے۔ خدا کرے اس کی تمام ناپاکیاں دور ہو جائیں تاکہ وہ (رب العزت) جب پیغام اجل بھیجنا پسند کرے تو موت اس بے حقیقت دنیا سے حقیقی زندگی میں با سہولت منتقلی کا ذریعہ ثابت ہو اور اعتقادی ایمان حق الیقین اور انتہائی طاقت میں تبدیل ہو جائے۔ آمین۔

(ہفت روزہ "فرق" ۲۲۔ اپریل ۱۹۹۵ء)

بقیہ صفحہ ۶

جب یہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سٹاف میں تھا، اس موضوع پر "نظریہ ارتقاء اور (دین حق کا) موقف" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا تھا جو چار اقساط میں الفضل نے شائع کیا تھا۔ اسے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ملاحظہ فرمایا تھا اور اظہار خوشنودی کیا تھا۔ تحریک جدید کے وکیل الصنعت جناب میاں عبد الرحیم احمد صاحب۔ قاضی محمد اسلم صاحب (وفات یافتہ) خلیفہ صلاح الدین صاحب (وفات یافتہ) اور خود ایڈیٹر صاحب الفضل، جن سے اس وقت میرا کوئی رشتہ نہیں تھا نے میری گزارشات کی تائید کی تھی اور میری حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ اس مقالہ میں بھی انہی سائنسی نظریات کی تائید ہی تھی۔ کوئی اختلاف نہیں تھا۔

دوسرا امر یہ کہ آج کل مختلف سوال جواب کی محفلوں میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) انسان کے طبیعی ارتقاء کے بارے میں جو ارشادات فرما رہے ہیں، وہ سدھو صاحب کے زیر نظر مضمون سے کسی طرح متضاد نہیں۔ خدا جانے آپ کو اختلاف کس بات پر ہے اور کیوں ہے؟ کیا آپ خود اس پر اپنے خیالات کا اظہار مناسب سمجھیں گے۔)

پس نوشت:

اول تو میرا یہ عریضہ اشاعت کے لئے نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ اسے "خطوط" کے کالم میں چھاپنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اِلّا یہ درخواست کہ اسے بعینہٖ لفظ بلفظ نقل کریں۔ ماسوا ان الفاظ کے جن پر آرڈیننس کی کوئی دفعہ لگتی ہو۔

بقیہ صفحہ ۴

یہ زندگی، صلاحیتیں، قابلیتیں، ذرائع، رشتہ دار، دوست، احباب یہ سب کچھ اسی کی عطا ہیں۔ اس کی التجاء ہے کہ اسے عقل و طاقت نصیب ہو تاکہ وہ تمام خداداد عطایا کو اس کی خدمت میں صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- مئی-1995ء

ہلکی بارش ہونے کے بعد موسم
بہت بہتر ہو گیا ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ جمعہ ۱۹- مئی کو ملک بھر میں چرار شریف کی شہادت پر یوم سیاہ منایا گیا۔ مختلف شہروں میں جلوس نکالے گئے اور چرار شریف کے شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ لاہور میں احتجاجی جلوس کی قیادت وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹونے کی۔ سندھ میں جلوس کی قیادت وزیر اعلیٰ سندھ سید عبد اللہ شاہ نے اور پشاور میں جلوس کی قیادت وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کی۔ مختلف شہروں میں بھارتی پرچم نذر آتش کئے گئے اور بھارتی وزیر اعظم کے پتلے جلائے گئے۔ لاہور کراچی پشاور کوئٹہ راولپنڈی اور اسلام آباد سمیت شہروں اور قصبوں میں عوام وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی کال پر لبیک کہتے ہوئے سڑکوں پر آ گئے۔ بھارت کے خلاف زبردست سینہ کوبی کی گئی۔ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے فیصل مسجد میں نماز جمعہ کے بعد شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ میں شرکت کی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی کال پر دو ہزار مقامات پر بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمار اؤ اور وزیر داخلہ مسٹر راجیش پائلٹ کے پتلے جلائے گئے۔ بھارت نے احتجاجی مظاہرے روکنے کے لئے پوری وادی میں کرفیو نافذ کر دیا۔ اس کی وجہ سے مسلمانان مقبوضہ کشمیر جمعہ کی نماز ادا نہ کر سکے بھارتی فوج نے مساجد کا محاصرہ کر لیا۔

○ کراچی میں دوسرے روز بھی دہشت گردی جاری رہی۔ جس میں دو پولیس اہلکاروں سمیت ۴- افراد ہلاک ہو گئے۔ کئی گاڑیاں جلا دی گئیں نارتھ ناظم آباد کا محاصرہ کر کے گھر گھر تلاشی لی گئی ۳۰۰- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ شرقی پولیس نے مقابلے کے بعد دو دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا۔ کورنگی میں حبیب بینک برانچ اور تاجر کالونی میں مرکز قومی بچت پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ گلشن اقبال میں دہشت گرد دو گاڑیاں اور درزی کی دکان کو نذر آتش کر کے اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ ٹریفک پر مسلح حملے کئے گئے۔ اورنگی ٹاؤن میں کوچ پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے کئی افراد زخمی ہو گئے۔ سندھ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس سے مسافر اتار کر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ کورنگی میں ہوائی فائرنگ ہوئی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ کراچی میں حالیہ فائرنگ ایم کیو ایم نے کی۔ حملہ کئی گلیوں سے کیا گیا۔ رینجرز نے پورے علاقے کو محاصرے میں لے کر گھر گھر تلاشی شروع کر دی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت مسلمانوں کا کھلا مذاق اڑا کر عالمی ضمیر کو چیلنج کر رہا ہے۔ اسلامی کانفرنس تنظیم کے اقدامات قابل تعریف ہیں۔ اپنی اور اپنی جماعت کی خدمات بھی پیش کر رہا ہوں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبد اللہ شاہ نے کہا ہے کہ ثابت ہو گیا ہے کہ کراچی کے واقعات میں دشمن کے ایجنٹ سرگرم ہیں۔ تازہ وارداتیں ایسے وقت میں کی گئی ہیں جب پوری قوم بھارتی مظالم کے خلاف یوم سیاہ منانے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ محکمہ تعلیم نے شدید گرمی کے پیش نظر یکم جون سے گرمیوں کی چھٹیوں کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں نوٹیفیکیشن چند روز میں جاری کر دیا جائے گا۔ چھٹیاں ۱۶- اگست تک جاری رہیں گی۔

○ آئی ایس آئی کے سابق چیف آف سٹاف بریگیڈئر ریٹائرڈ سید احمد ارشاد ترمذی نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا میں سی آئی اے کا سب سے بڑا اڈہ اسلام آباد میں ہے۔ یہ اڈہ ۱۹۷۹ء میں تہران میں انقلاب کے بعد اسلام آباد میں منتقل ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے بڑے بڑے لوگ سی آئی اے کے پے رول پر رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ مولانا مودودی امریکی ایجنٹ تھے ان کا امریکیوں سے وائرلیس کے ذریعے رابطہ تھا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی جیالا جرنیل لا کر آرمی کے ادارے کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ صدر مملکت سپریم کمانڈر کی حیثیت سے آرمی چیف کے بارے لابنگ کا نوٹس لیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کشمیر کے بارے میں پالیسی میڈان پاکستان رکھے تو مسلم لیگ (ن) تعاون کرے گی۔ اگر افغانستان میں مجاہدین کی مدد کی جا سکتی ہے تو کشمیر میں کیوں نہیں ہو سکتی۔

○ بی بی سی نے ۱۹- مئی کے یوم سیاہ کے حوالے سے اپوزیشن کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن حکومت کو فائدہ پہنچانے اور حکومت اسے ساتھ چلانے پر تیار نہیں۔ پاکستان کی کئی سالوں کی سیاست دیکھ کر حکومت اور اپوزیشن کا اکٹھے تحریک چلانا مشکل لگتا ہے۔

○ ماڈل ٹاؤن لاہور کی پولیس نے پولیس مقابلے میں ٹیکسی چھین کر بھاگنے والے چاروں ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا۔

○ سانحہ چرار شریف کے یوم سیاہ کے موقع بلوچستان میں سرکاری سطح پر کوئی مظاہرہ نہیں ہوا

○ او جی ڈی سی کے ۶- اغوا شدہ ملازمین جن کو مزاری قبیلے نے اغوا کیا تھا رہا کرا لیا گیا ہے۔ چند روز قبل بگٹی قبیلہ نے مزاری قبیلہ کے ۵- افراد کو رہا کر دیا تھا۔

○ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر واجد شمس الحسن اور مانچسٹر کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولوی ظفر محمود فراشوی کے درمیان پاکستان کمیونٹی کے ایک تقریب میں اس وقت ہاتھا پائی ہو گئی جب مسٹر واجد شمس الحسن نے علماء کرام کے بارے میں سخت جملے ادا کئے۔

خورشید ہیئر آئل

اب اپنی لیبارٹری میں کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص روغن سرسوں، روغن بادام، روغن کدو اور روغن خشخاس کے ساتھ۔
خشکی سکری دور کرتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بہترین ٹانک ہے۔ بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جا سکتا ہے۔ قیمت 60/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون: 211361
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
ڈیلر: پاک فین بے آواز۔ بے مثال۔ گارنٹی شدہ کراؤن سٹار فین عمدہ پائیدار۔ سامان وائرنگ ٹیوب لائٹ دستیاب ہے۔

ضرورت ہے

لاہور میں واقع ایک پیپر مل میں چار محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے کیمسٹری کے مضمون میں بی ایس سی (B.Sc) کیا ہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

عمر ٹشو ملز
28- سوک سنٹر- گارڈن ٹاؤن- لاہور
فون 7233690 - 7232380 - 042 فیکس 042-7233630

ضرورت ڈیلران / ڈسٹری بیوٹرز

ہم اپنی ایکسپورٹ کوالٹی پراڈکٹس (LADIES GARMENTS) کی پاکستان میں بھی مارکیٹنگ کر رہے ہیں۔ ہمیں مالی طور پر مستحکم اچھی ساکھ کے حامل محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ سرگودھا گجرات۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد اور کراچی کے حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں
اوقات: 3 بجے تا 7 بجے شام

وی ایچ انٹرنیشنل

سیکنڈ فلور المصطفیٰ سنٹر
منٹگمری بازار (سوترمنڈی)
فیصل آباد

فون: 611491 - 0411
628465 - 0411
موبائیل: 0342-360578

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سُرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
-/۲۵ ، -/۷۵	-/۱۵۰	-/۱۵ ، -/۲۵	-/۶	-/۱۰	فون 04524-211434